

## 85031-وضویں داڑھی کا خلال کرنے کا حکم

سوال

وضو کے دوران داڑھی کا خلال کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور اس حوالے سے اہل علم کے اقوال میں سے کون سا موقف راجح ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

اگر داڑھی اتنی بلکی ہو کہ اس کے نیچے سے جلد بھی نظر آتے تو داڑھی کا خلال اور نیچے نظر آنے والی جلد کو دھونا لازم ہے؛ کیونکہ یہ چھرے کی حد بندی میں شامل ہے۔

اور اگر داڑھی اتنی گھنی ہو کہ نیچے والی جلد نظر ہی نہ آتے، تو ایسی جلد کو دھونا لازم نہیں ہے البتہ خلال کرنا مستحب ہے، یہ جسمور اہل علم کا موقف ہے اور یہی راجح ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کستہ میں:

"اگر داڑھی بلکی ہو کہ نیچے سے جلد بھی نظر آتے تو جلد کو دھونا بھی لازم ہے، اور اگر داڑھی گھنی ہو کہ جلد نظر نہ آتے تو پھر جلد کو دھونا واجب نہیں ہے البتہ داڑھی کا خلال کرنا مستحب ہے۔"

اسحاق رحمہ اللہ کستہ میں: "اگر کوئی جان بوجھ کر داڑھی کا خلال نہ کرے تو اعادہ کرے گا؛ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ اس روایت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کستہ میں: یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کستہ میں: اس مسئلے میں یہ صحیح ترین حدیث ہے۔ نیز ابو داود نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: (نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو بھر کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے ڈالتے۔ آپ نے فرمایا مجھے میرے رب نے اسی طرح حکم دیا ہے۔) اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو تھوڑا ملٹے اور پھر اپنی داڑھی میں انگلیاں داخل کر کے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔) ابن ماجہ

عطاء اور ابو ثور کستہ میں: چھرے کے بالوں کی جلد کو بھی وضویں دھونا ضروری ہے بالکل ایسے ہی جیسے غسل جنابت میں دھونا ضروری ہوتا ہے؛ کیونکہ وضویں بھی بندے کو اسی طرح پھر دھونے کا حکم دیا گیا ہے جیسے غسل جنابت میں پھر دھونے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا جو کام ایک میں لازم ہے وہی کام دوسرے میں بھی لازم ہو گا۔

جبلہ اکثر اہل علم کا موقف یہ ہے کہ: داڑھی کا خلال کرنا واجب نہیں ہے، خلال نہ کرنے کی رخصت ابن عمر، حسن بن علی رضی اللہ عنہم، طاؤس، نجھی، شبی، ابو عالیہ، مجاهد، ابو القاسم، محمد بن علی، سعید بن عبد العزیز اور ابن المنذر حمّم اللہ جمیعاً سے منقول ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چھرہ دھونے کا حکم تودیا ہے لیکن خلال کرنے کا تذکرہ بھی نہیں کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرنے والے اکثر صحابہ کرام نے داڑھی کے خلال کا تذکرہ نہیں کیا، لہذا اگر خلال کرنا واجب ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی وضویں داڑھی کا خلال ترک نہ فرماتے، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وضویں داڑھی کا خلال کیا ہوتا تو سب یا اکثر صحابہ کرام اسے ضرور بیان کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عمل کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ گھنے بالوں کے نیچے کی جلد دھونا واجب نہیں ہے؛ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے بال بھی گھنے تھے، چنانچہ اچھی طرح خلال کے بغیر داڑھی کے نیچے جلد تک پانی کا پہنچا ممکن ہی نہیں تھا، اور نبی مکرم کا کبھی بجھار داڑھی کا خلال کرنا اس کے مستحب ہونے کی دلیل ہے، واللہ اعلم" ختم شد "المغنى" (1/74)

علامہ نووی رحمہ اللہ کستہ ہیں کہ :

"گھنی داڑھی کے ظاہری حصہ کو دھونا لازم ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، چنانچہ داڑھی کے اندر وہی حصہ اور نیچے والی جلد کو دھونا واجب نہیں ہے، یہی صحیح اور مشہور [شافعی] موقف ہے، اس کی صراحة امام شافعی رحمہ اللہ نے کی ہے اور جمیل شافعی فتناتے کرام نے اس موقف کو حقیقی قرار دیا ہے، یہی موقف امام مالک، ابو حیین، احمد اور صحابہ کرام و متألیف عظام وغیرہ کا ہے۔"

رافعی نے ایک قول اور ایک وجہ نقل کی ہے کہ جلد کو دھونا لازم ہے، یہی مزمنی اور ابو ثور کا موقف ہے۔ "ختم شد  
المجموع" (1/408)

جسموراہل علم کا موقف کہ گھنی داڑھی کا خلال کرنا واجب نہیں ہے اور گھنی داڑھی کے اندر وہی حصہ کو دھونا واجب نہیں ہے ان دونوں امور کی دلیل صحیح بخاری : (140) میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ : انہوں نے وضو کیا پھر اپنا چہرہ دھویا، اور پانی کا ایک چلو لے کر اس سے کلی اور ناک میں پانی چڑھا کر جھاڑا، پھر آپ نے ایک اور چلو لیا اور اس کے ساتھ اپنا دوسرا ہاتھ ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔۔۔ پھر کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس حدیث سے مذکورہ دونوں باتوں کی دلیل اس طرح لی جاتی ہے کہ : نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی، اور صرف ایک چلو سے چہرہ اور گھنی داڑھی اور نیچے کی جلد دھونا ممکن ہی نہیں، تو اس سے معلوم ہوا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف داڑھی کے ظاہری حصہ کو دھونے پر اکتفا فرمایا۔  
مزید کے لیے دیکھیں : "المجموع" (1/408)، "نیل الاوطار" (1/190)

دوم :

داڑھی کے خلال کو واجب قرار دینے والوں کی دلیل ابو داود : (145) میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : (نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو بھر کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے ڈالتے۔ آپ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے اسی طرح حکم دیا ہے۔) تو اس حدیث کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے، چنانچہ :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو ابو داود نے بیان کیا ہے اور اس کی سند میں ولید بن زروان ہے جو کہ مجھوں الحال ہے۔۔۔ اس کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مزید اسناد بھی ہیں لیکن وہ بھی ضعیف ہیں۔" "ختم شد  
مختصر اماغوڑا : "اللخیص الکبیر" (1/86)

تاہم اس حدیث کو ابن قیم رحمہ اللہ نے "تہذیب السنن" میں اور ابافی رحمہ اللہ نے "صحیح ابو داود" میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو استجواب پر مجھوں ہو گئی تاکہ دیگر دلائل اور اس حدیث کے درمیان تطبیق ہو سکے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرنے والوں میں سے اکثریت نے داڑھی کے خلال کا تذکرہ نہیں کیا، اور اگر داڑھی کا خلال واجب ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کبھی بھی ترک نہ کرتے، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ داڑھی کا خلال کیا ہوتا تو اسے نبوی وضو کا طریقہ بیان کرنے والے تمام یا اکثر صحابہ کرام ضرور بیان کرتے۔

سوم :

گھنی داڑھی کا ظاہری حصہ، اور داڑھی کے لٹکتے ہوئے بالوں کو دھونا لازم ہے؛ کیونکہ یہ بھی پھرے کی تعریف میں شامل ہے، اس لیے گھنی داڑھی کا ظاہری حصہ دھونا واجب ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"وَضُوكِ سَنَوْنَ مِنْ كَحْنَى دَأْرَحِي كَا خَلَالَ كَرَنَا شَامِلٌ هُبَّهُ -

دَأْرَحِي بَلَّى هُوتِي هُبَّهُ يَا كَحْنَى - بَلَّى دَأْرَحِي اسَّهَتِي هُبَّهُ - حُسَنَ سَيْنَى كَيْ جَلَدْ چَحْپَنَهُ سَكَهُ، اسَّهُورَتِ مِنْ دَأْرَحِي اور دَأْرَحِي كَيْ نَيْچَهَ چَهَرَهُ كَيْ كَيْ جَلَدْ دُونَوْنَ كُو دَهُونَ لَازِمٌ هُبَّهُ؛ كَيْوَنَهُ اگر دَأْرَحِي مِنْ سَيْنَى سَهَّهَ جَلَدْ كُو دَهُونَ بَهِي لَازِمٌ هُبَّهُ - جَبَكَهُ كَحْنَى دَأْرَحِي وَهُهُتِي هُبَّهُ - حُسَنَ سَيْنَى كَيْ جَلَدْ بَهِي چَحْپَنَهُ بَجَانَهُ، اسَّهُورَتِ مِنْ كَحْنَى دَأْرَحِي كَيْ صَرَفْ نَاهَرِي حَسَهُ كَوْ دَهُونَ لَازِمٌ هُبَّهُ - جَبَكَهُ مَشُورَ حَلْبِي مَوْقَتٍ يَهُ هُبَّهُ كَلَّهُتِي هُوتِي دَأْرَحِي كُو دَهُونَ لَازِمٌ هُبَّهُ -

جَبَكَهُ اِيكَ مَوْقَتٍ يَهُ هُبَّهُ كَهُ : كَلَّهُتِي هُوتِي دَأْرَحِي كُو دَهُونَ بَهِي وَاجِبٌ نَهِيْنَ هُبَّهُ، بَالَّكَلَ اِسَى طَرَحَ جَسِيْهَ سَرَ كَهُ لَكَتَهُتِي هُوتِي بَالَّوْنَ كَامَحَ كَرَنَا لَازِمٌ نَهِيْنَ هُبَّهُ -

اسَّهُولَهُ مِنْ بَهْتَرِيَهُ لَكَتَهُتِي هُبَّهُ كَهُ دَأْرَحِي كَهُ لَكَتَهُتِي هُوتِي بَالَّوْنَ كُو دَهُونَ بَهِي وَاجِبٌ هُبَّهُ - سَرَ اور دَأْرَحِي كَهُ بَالَّوْنَ مِنْ تَفَرِيْتِي كَيْ وَجَهِي هُبَّهُ هُبَّهُ - كَهُ دَأْرَحِي كَحْنَى بَهِي لَبِيْهِ هُوتِي هُجَانِيْنَ تَوْسَرَ كَهُ بَالَّلَهُبَّهِ هُجَانِيْنَ شَامِلٌ نَهِيْنَ هُبَّهُ -

ہُوْنَ گَيْهُ؛ كَيْوَنَهُ سَرَ جَسَمَ كَابَلَدَتِيْنَ حَسَهُ هُبَّهُ اور لَبِيْهِ بَالَّلَهُبَّهِ جَسَمَ كَابَلَدَتِيْنَ حَسَهُ نَهِيْنَ رَبَهَتِيْهُ - "خَتَمَ شَدَ لِلشَّرِحِ اِسْمَاعِيلٍ" (1/106)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ